



## 83815 – کیا بیوی کا علاج معالجہ خاوند کے ذمہ واجب ہے؟

سوال

اگر بیوی بیماری ہو جائے وہ بیماری دائمی ہو یا عارضی تو کیا بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں، یا بیوی اولاد چاہتی ہے لیکن اس میں اسے کچھ مشکلات درپیش ہوں تو کیا شرعاً خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس طرح کے معاملات میں علاج معالجہ کا خرچ ادا کرے؟ اور اگر شرعاً اس طرح کے علاج معالجہ کا خاوند پر واجب نہیں۔ کیونکہ میں نے یہی سنا ہے۔ تو پھر عورت اس عورت کو کیا کرنا چاہیے جس کے پاس نہ تو کوئی اپنا ذاتی مال ہے، اور نہ بھی خاوند اسے جمع کرنے کے لیے جیب خرچ دیتا ہے، اور جب بیمار ہو تو علاج معالجہ کے لیے عورت کیا کریگی؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد لله.

مذاہب اربعہ کے جمہور فقهاء کرام کے مطابق بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب نہیں، ان میں سے کچھ نئے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ اس کی عادت والی ضروری حاجات میں شامل نہیں، بلکہ امر طاری ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

"مرد کے لیے اپنی بیوی کی جانب سے قربانی کرنی ضروری نہیں، اور نہ بھی اس کے لیے بیوی کے علاج معالجہ پر ڈاکٹر اور حجام کی اجرت واجب ہے" انتہی

دیکھیں: الام ( 3 / 337 ).

اور شرح منتهی الارادات میں درج ہے:

"خاوند کو بیوی کی دوائی اور ڈاکٹر کی اجرت لازم نہیں؛ کیونکہ یہ اس کی ضروری اور عادت والی حاجات میں شامل نہیں ہے، بلکہ عارضی ہے اس لیے یہ لازم نہیں" انتہی

دیکھیں: شرح منتهی الارادات ( 3 / 227 ) مزید آپ حاشیۃ ابن عابدین ( 3 / 575 ) اور شرح الخرشی علی مختصر خلیل ( 4 / 187 ) کا مطالعہ بھی کریں۔



مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے آدمی کا اپنی بیوی کا علاج معالجہ کے متعلق حکم دریافت کیا گیا تو کمیٹی کا جواب تھا:

"کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت ہے کہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے، اور خاص کر اقرباء و رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک لازمی کیا جائے۔"

الله سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَقِينًا اللَّهُ تَعَالَى عَدْلٌ وَّ انصَافٌ اُور احسانٍ کرنے اور قریبیٰ رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے النحل ( 90 ) .

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھراو، اور والدین کے ساتھ اور اقرباء و رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے پڑوسی اور اجنبي پڑوسی اور بہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں، يَقِينًا اللَّهُ تَعَالَى ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا اور شیخی مارنے والا ہو النساء ( 36 ) .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں "

چنانچہ مسلمان شخص کے لیے اپنے اپل و عیال اور بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، رہا علاج معالجہ اور اس کے اخراجات خاوند پر نفقة اور رہائش کی طرح واجب نہیں لیکن استطاعت و قدرت ہوتے ہوئے اسے یہ اخراجات کرنے چاہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کا سلوک کیا کرو النساء ( 19 ) .

اور مندرجہ بالا سابقہ حدیث کے عموم کی بناء پر بھی "انتہی

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند پر واجب ہیں؛ کیونکہ یہ بھی حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ بعض اوقات تو دوائی کی ضرورت و حاجت کھانے پینے سے کم نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر وہبہ زحلی کا کہنا ہے:

" مذاہب اربعہ کے فقهاء کرام کا فیصلہ ہے کہ خاوند پر اس کی بیمار بیوی کے علاج معالجہ اور ڈاکٹر اور حجام کی فیس اور دوائی کی قیمت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کی قیمت اور اجرت تو بیوی کے ذاتی مال سے ادا کی جائیگی، اور اگر بیوی کے پاس مال نہیں تو پھر اس شخص کے ذمہ ہوگا جس کے ذمہ اس کا نان و نفقہ واجب ہے مثلاً بیٹا اور باپ اور اس کے ورثاء میں جو وارث بنتے ہوں۔

کیونکہ علاج معالجہ تو جسم کے اصل کی حفاظت ہے اس لیے فائدہ و منفعت کے مستحق شخص پر واجب نہیں ہوگا، جیسا کہ کرایہ پر حاصل کی گئی عمارت کا خرچ عمارت کے مالک پر ہے نہ کہ کرایہ دار پر....

مجھے بھی محسوس ہوتا ہے کہ ماضی میں علاج معالجہ اساسی حاجت نہ تھی، اس لیے انسان غالباً علاج کا محتاج نہ تھا، کیونکہ وہ صحت و پرہیز کے اصول و قواعد کا التزام کیا کرتا تھا، چنانچہ فقهاء کرام کا اجتہاد ان کے اپنے دور کے عرف پر مبنی ہے۔

لیکن اب اس دور میں علاج معالجہ کی ضرورت تو کہانے پینے کی ضرورت و حاجت بن چکی ہے، بلکہ اس سے بھی اہم ہے؛ کیونکہ مریض ہر علاج کے لیے استعمال کی جانے والی چیز کو ہر چیز پر فضیلت دیتا ہے، اور کیا اسے تکلیف ہو اور درد سے کراہ رہا ہو تو کیا وہ کہانا کھائیگا؟!

اس لیے میری رائے تو یہی ہے کہ علاج معالجہ کے اخراجات خاوند پر اسی طرح واجب ہیں جس طرح دوسرا ضروری نفقہ واجب ہے..... کیا یہ حسن معاشرت اور حسن سلوک ہے کہ جب بیوی تندرست ہو تو خاوند اس سے استماع و فائدہ اٹھائے، اور جب بیمار ہو جائے تو اسے علاج معالجہ کے لیے میکے بھیج دے؟! "انتہی

دیکھیں: الفقه الاسلامی و ادلته ( 10 / 7380 ) .

شیخ حمد بن عبد الله الحمد زاد المستقمع کی شرح میں لکھتے ہیں:

" اس مسئلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ: اور مذہب میں بھی یہی قول ہے کہ علاج معالجہ خاوند کے ذمہ واجب ہے، اور ظاہر بھی یہی ہے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں ہی حسن معاشرت ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو۔**

یہ حسن معاشرت نہیں کہ بیوی بیمار ہو اور اسے ڈاکٹر کے پاس نہ لے جایا جائے، اور نہ بھی اس کی دوائی کی قیمت دی جائے۔



الله سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کو بھی اسی طرح حقوق حاصل ہیں جس طرح ان عورتوں پر حق ہیں اچھے طریقہ سے ۔

اس لیے صحیح یہی ہے کہ بیوی کا علاج معالجہ اور اس کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں "انتہی

والله اعلم ۔